احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 28 اپریل 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 28 اپریل 2003ء 25 صفر 1424 ہجری - 28 شہادت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 93

سچا چہرہ

حضرت عبداللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ:

جب آنحضرت ﷺ ہجرت کے بعد مدینہ تشریف لائے تو لوگ استقبال کیلئے نکلے۔ میں بھی ان میں شامل تھا۔ جب میں نے حضورؐ کا چہرہ مبارک دیکھا تو میں جان گیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔

(جامع ترمذی ابواب صفة القیامه حدیث 2409)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

غالباً 16-1915ء کی بات ہے کہ قادیان میں آل انڈیا ینگ مین کرسچین ایسوسی ایشن کے سیکرٹری مسٹر ایچ۔ اے۔ والٹر تشریف لائے۔ ان کے ساتھ لاہور کے ایف۔ سی کالج کے وائس پرنسپل مسٹر لوکاس بھی تھے۔ مسٹر والٹر ایک کٹر مسیحی تھے اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق ایک کتاب لکھ کر شائع کرنا چاہتے تھے جب وہ قادیان آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح سے ملے اور تحریک احمدیت کے متعلق بہت سے سوالات کرتے رہے اور دوران گفتگو میں کچھ بحث کا سا رنگ بھی پیدا ہوگیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے قادیان کے مختلف ادارہ جات کا معائنہ کیا اور بالآخر مسٹر والٹر نے خواہش ظاہر کی کہ میں بانی سلسلہ احمدیہ کے کسی پرانے صحبت یافتہ عقیدت مند کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ قادیان کی (بیت) مبارک میں حضرت مسیح موعود کے ایک قدیم اور فدائی رفیق منشی محمد اروڑا صاحب سے ان کی ملاقات کرائی گئی۔ اس وقت منشی صاحب مرحوم نماز کے انتظار میں بیت الذکر میں تشریف رکھتے تھے۔ رسمی تعارف کے بعد مسٹر والٹر نے منشی صاحب موصوف سے دریافت کیا کہ:۔

''آپ مرزا صاحب کو کب سے جانتے ہیں اور آپ نے ان کو کس دلیل سے مانا اور ان کی کس بات نے آپ پر زیادہ اثر کیا؟''

منشی صاحب نے جواب میں بڑی سادگی سے فرمایا:۔

''میں حضرت مرزا صاحب کو ان کے دعویٰ سے پہلے کا جانتا ہوں میں نے ایسا پاک اور نورانی انسان کوئی نہیں دیکھا۔ ان کا نور اور ان کی مقناطیسی شخصیت ہی میرے لئے ان کی سب سے بڑی دلیل تھی۔ ہم تو ان کے منہ کے بھوکے تھے۔''

یہ کہہ کر حضرت منشی صاحب حضرت مسیح موعود کی یاد میں بے چین ہوکر اس طرح رونے لگے کہ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی جدائی میں بلک بلک کر روتا ہے۔ اس وقت مسٹر والٹر کا یہ حال تھا کہ یہ نظارہ دیکھ کر ان کا رنگ سفید پڑ گیا تھا اور وہ محو حیرت ہوکر منشی صاحب موصوف کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہے اور ان کے دل میں منشی صاحب کی اس سادہ سی بات کا اتنا اثر تھا کہ بعد میں انہوں نے اپنی کتاب ''احمدیہ موومنٹ'' میں اس واقعہ کا خاص طور پر ذکر کیا اور لکھا کہ:۔

''مرزا صاحب کو ہم غلطی خوردہ کہہ سکتے ہیں مگر جس شخص کی صحبت نے اپنے مریدوں پر ایسا گہرا اثر پیدا کیا ہے اسے ہم دھوکے باز ہرگز نہیں کہہ سکتے۔''

(سیرۃ طیبہ ص 140)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

داخلہ جامعہ احمدیہ 2003ء

امیدواران داخلہ کیلئے ابھی سے اپنی درخواست والد/سرپرست کی تصدیق کے ساتھ اور مقامی جماعت کے امیر صاحب /صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوائیں اور میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع دیں۔

درخواست میں نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش عمر اور مکمل پتہ درج کریں۔ واقفین نو حوالہ وقف نو بھی درج کریں۔

جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کیلئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ انٹرویو کے لئے معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔

شرائط برائے داخلہ جامعہ احمدیہ

1۔ میٹرک پاس امیدوار کی عمر 17 سال سے زائد نہ ہو
2۔ ایف اے /ایف ایس سی پاس امیدوار کی عمر 19 سال سے زائد نہ ہو۔
3۔ میٹرک کے امتحان میں کم از کم فرسٹ ڈویژن (B گریڈ) ہونا ضروری ہے۔
4۔ قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔
5۔ مقامی جماعت کے امیر صاحب /صدر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔
6۔ انٹرویو بورڈ کے تحریری اور زبانی امتحان میں پاس ہو۔
7۔ میڈیکل رپورٹ کے مطابق صحت درجہ اول ہو۔ (میڈیکل چیک اپ انٹرویو میں کامیابی کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوگا)

(وکیل الدیوان۔ تحریک جدید ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا دور
خلافت سے قبل آپ کے حالات اور خدمات

(2) مرتبہ ابن رشید

1956ء سفر آئرلینڈ

جنوری **1957**ء لندن مشن کے زیر اہتمام پندرہ روزہ لیکچروں کے سلسلہ میں 1957ء کا پہلا لیکچر جنوری میں آپ نے دیا جس میں آپ نے تثلیث کا رد فرمایا۔

1957ء لندن کے ایک کلب کے 50 ممبر بیت الفضل میں آئے جن سے آپ نے پون گھنٹہ خطاب فرمایا۔

4 اکتوبر **1957**ء آپ کی لندن سے ربوہ واپسی۔

5 دسمبر **1957**ء حضرت مصلح موعود نے آپ کا نکاح حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ بنت صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب سے پڑھا۔ 9 دسمبر کو شادی کی مبارک تقریب ہوئی اور 11 دسمبر کو ولیمہ ہوا۔

دسمبر **1957**ء حضرت مصلح موعود نے تحریک وقف جدید کا اعلان فرمایا۔ اس کے لئے حضور نے جو ارکان نامزد فرمائے اس میں سب سے اوپر آپ کا نام رکھا۔ 12 دسمبر 1958ء کو آپ کو باقاعدہ وقف جدید کا ناظم ارشاد مقرر کیا گیا۔

14 اکتوبر **1959**ء آپ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی عاملہ میں پہلی دفعہ بطور مہتمم مقامی شامل ہوئے۔ اس سے قبل آپ قائد ربوہ تھے۔

مئی **1960**ء آپ کا دورہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ۔ آپ نے ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔

2 جون **1960**ء قاضی احمد ضلع نواب شاہ کا دورہ۔

28 اکتوبر **1960**ء دورہ مانسہرہ۔

29 اکتوبر **1960**ء دورہ بالاکوٹ۔ حضرت سید احمد شہید کے مزار پر دعا کی۔ واپسی پر مظفر آباد کا دورہ۔

نومبر **60**ء تا اکتوبر **66**ء آپ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نائب صدر رہے۔

دسمبر **1960**ء جلسہ سالانہ پر پہلی تقریر بعنوان وقف جدید کی اہمیت۔

1960ء قریباً اسی سال آپ نے ہومیوپیتھی کی مفت ادویہ دینے کا سلسلہ شروع کیا۔ آغاز میں اپنے گھر سے تیسرے پہر دوائیں دیتے تھے۔ 1965ء میں آپ نے اپنی ہمشیرہ امۃ الحکیم بیگم صاحبہ کے گھر میں دوائیں رکھیں مریض دن کے اوقات میں نسخہ لکھوا لیتے اور عصر کے بعد بیگم صاحبہ کے گھر سے صوفی عبدالغفور صاحب دوائیں دیتے تھے۔ یہ سلسلہ 1968ء تک جاری رہا جب وقف جدید میں باقاعدہ ڈسپنسری قائم ہوئی اس وقت تک تمام اخراجات آپ خود برداشت کرتے تھے۔

14 فروری **1961**ء آپ نے جامعہ احمدیہ کے ہال میں ''تہذیب مغرب اور مبلغ کے معاشرتی مسائل'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

1961ء افتاء کمیٹی میں بطور ممبر پہلی دفعہ تقرری۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

پرحکمت نصائح ایمان افروز واقعات (73)

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

حسن سلوک

فتح مکہ کے موقع پر سہیل بن عمرو کا نام مجرموں کی فہرست میں شامل تھا۔ انہوں نے اپنے گھر کے کواڑ بند کر لئے اور اپنے مسلمان بیٹے عبداللہ سے کہا کہ میری جان بخشی کراؤ۔ ان کی درخواست پر حضورؐ نے سہیل کو معاف کر دیا۔ اس حسن سلوک سے متاثر ہو کر حضرت سہیل نے اسلام قبول کر لیا اور حضورؐ نے حنین کے اموال غنیمت میں سے انہیں سو اونٹ عطا فرمائے۔

(مستدرك حاكم كتاب معرفة الصحابه باب ذكر سهيل جلد 3ص 317حديث نمبر5225)

سانس اچھلنے لگا

حضرت ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی (خلف الصدق حضرت مولانا محمود الحسن صاحب) آپ کے واقعہ بیعت کی تفصیل پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''والد صاحب فرماتے تھے کہ اگرچہ مجھ کو ایام جوانی میں صوفیاء کے گروہ سے کوئی خاص عقیدت حاصل نہ تھی لیکن ان کے والد صاحب کو اس قدر عشق الٰہی تھا کہ ہر وقت و ہر لحظہ روتے رہتے تھے- یہ اسی عشق الٰہی کی برکت ہے کہ مجھ کو حضرت مسیح موعود کے خدام میں شامل ہونے کا شرف نصیب ہوا- ورنہ جوانی میں نیچریانہ خیال رکھتا تھا- نماز روزے کی طرف کوئی رغبت نہ تھی- ایسی حالت میں بغیر ذاتی نیک اعمال کے کسی مخفی تصرف الٰہی کے ذریعہ رفقاء کی جماعت میں شامل ہونا خدائے ذوالجلال کا خاص فضل و اکرام اور اس موہبت الٰہی کے نزول کی وجہ صرف والد صاحب کا وہ عشق الٰہی ہی معلوم ہوتا ہے-

ایک دفعہ والد صاحب اپنی سسرال میں والدہ صاحبہ کو پہنچانے پٹیالہ آئے- نانا شیخ فخر الدین صاحب اس وقت مجسٹریٹ تھے- نانا صاحب نے براہین احمدیہ کا ایک نسخہ یہ کہہ کر دیا کہ مولوی صاحب! پنجاب میں ایک بزرگ دہریوں اور بالخصوص سرسید صاحب جیسوں کے سر کچلنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں- والد صاحب نے بہت بے رغبتی سے کتاب لے لی- لیکن جب جلی قلم میں اشتہار دیکھا اور پڑھا- والد صاحب فرماتے تھے کہ میرا سانس سینہ میں اچھلنے لگا- بے ساختہ زبان سے نکل گیا کہ واقعی یہ خداتعالیٰ کی طرف سے مامور معلوم ہوتا ہے- والد صاحب کتاب کو ساتھ لے گئے- اور کئی دفعہ کتاب کو مطالعہ کیا- کچھ عرصہ بعد پھر پٹیالہ آئے اور نانا صاحب کو کتاب واپس کرنی چاہی لیکن نانا صاحب نے کہا کہ (نعوذ باللہ) یہ شخص بے دین ہو گیا ہے کیونکہ نبوت کا مدعی ہے- اب اس کتاب کو آپ ہی رکھیں- اس وقت والد صاحب کے دل میں حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہونے کا بے حد اشتیاق ہوا- خداتعالیٰ سے دعا کی کہ اگر تیرے مقدرات میں قریب ہی میری موت مقدر ہے تو اپنے فضل سے اس وقت تک زندہ رکھ کہ اس مہینہ کی تنخواہ مل جائے- اور میں اس بزرگ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں- تنخواہ ملنے پر آپ لدھیانہ روانہ ہو گئے اور خدمت اقدس میں باریابی حاصل کی- اس وقت دو چار احباب حاضر خدمت تھے جن میں ایک بزرگ حضرت پیر سراج الحق صاحب بھی تھے وہاں آپ نے حضرت مسیح موعود کی بیعت میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا- (الحکم 21/اکتوبر 34ء)

مسلمان تاجروں کی محنت کا ثمرہ

ڈاکٹر سر تھامس آرنلڈ ملایا کے جزائر میں دعوت اسلام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

دعوت اسلام میں حیرت انگیز کامرانی زیادہ تر مسلمان تاجروں کی محنت کا ثمرہ تھی ان لوگوں نے اہل ملک کی زبان سیکھ کر اور ملک والوں کی باتیں اختیار کر کے ان کے دلوں کو تسخیر کیا اور ان میں اپنا مذہب اس طرح بتدریج پھیلایا کہ جن عورتوں سے نکاح کیا یا جو لوگ تجارت کے کاروبار میں ان کے ساجھی یا نوکر ہوئے سب سے پہلے ان کو مسلمان کیا لوگوں میں ہل جل گئے اور اپنی اعلیٰ ذہانت اور تہذیب کی مدد سے اشاعت کا کام کیا۔ (دعوت اسلام۔ ص312)

سودا سلف بھول جاتے

حضرت میاں عبدالعزیز صاحب مغل پرجوش داعی الی اللہ تھے آپ کو جنون کی حد تک دعوت الی اللہ کا شوق تھا اکثر آپ گھر سے سودا سلف لانے کے لئے جاتے اور راستے میں کسی شخص سے احمدیت کے موضوع پر بات شروع ہو جاتی تو سودا سلف بھول کر گھنٹوں دعوت الی اللہ میں مصروف رہتے۔ بعض اوقات دعوت الی اللہ میں مصروف رہنے کی بنا پر آپ رات گئے گھر کی طرف آ رہے ہوتے تو آوارہ گردی کے جرم میں پولیس آپ کو پکڑ لیتی۔

(لاہور۔ تاریخ احمدیت ص124)

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

جماعت احمدیہ کے بعض عربی رسائل

اور عرب دنیا پر ان کے حیرت انگیز اثرات

مکرم عبدالمومن طاہر صاحب سابق ایڈیٹر رسالہ التقویٰ لنڈن

قسط دوم

لائبریریوں وغیرہ کی طرف سے مطالبے

تیونس سے ایک لائبریری کے ہیڈ عبدالحمید مجی صاحب لکھتے ہیں:

''ہمیں آپ کے رسالہ کا دوسرا شمارہ ملا ہے۔ اس کے مضامین نہایت بلند پایہ ہیں۔ تحقیقی مقالات بڑے گہرے اور بامقصد ہیں۔ براہ کرم اس مجلّہ کے سارے شمارے ہمیں عنایت کریں۔''

سری لنکا کے شہر الوتجد کی ایک مسجد کے امام وخطیب نے اپنے خط میں تحریر فرمایا:

''میں نے ''التقویٰ'' رسالہ میں جماعت کی عربی کتب کا ذکر بھی پڑھا ہے۔ میری شدید خواہش ہے کہ آپ جماعت کی یہ عربی کتب ہماری مسجد کو ارسال کریں۔ میں خود بھی ان سے استفادہ کروں گا نیز دوسرے دوستوں کو بھی دونگا جو ہماری مسجد کی لائبریری سے آپ کا رسالہ ''التقویٰ'' مستعار لے جا کر مطالعہ کرتے ہیں۔''

اسی طرح بیروت سے '' اذاعة الاسلام'' نامی تنظیم نے رسالہ باقاعدہ بھجوانے کی درخواست کی۔

عمان کی ایک دینی تنظیم ''دعاء'' کے ترجمان لکھتے ہیں:

''میں مجلّہ ''التقویٰ'' بڑی دلچسپی اور گہری نظر سے پڑھتا ہوں۔ اس میں ہر مضمون پر، خواہ دینی ہو یا دنیوی، سیر حاصل بحث کی جاتی ہے۔ انداز بیان بالکل اچھوتا اور آسان ہوتا ہے۔ میں یہ رسالہ اپنے دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیتا ہوں۔''

الجزائر سے جمال اغزول صاحب نے لکھا:

''مجھے ایک دوست سے مجلّہ ''التقویٰ'' کے چار شمارے ملے ہیں۔ مجھے باقی شماروں کے حصول کا شوق ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس اس رسالے کی ساری کاپیاں ہوں تا کہ میں جلد کرا کے اپنی لائبریری میں محفوظ کرلوں اور مختلف مضامین کی تیاری میں ان سے مدد لے سکوں۔''

مضبوط ہتھیار

گیمبیا میں ہمارے مقامی معلم مکرم علی محب فاتی صاحب لکھتے ہیں:

''یہ رسالہ عربی قاری کے لئے روشن چراغ اور مربیان کے لئے مضبوط ہتھیار کا درجہ رکھتا ہے۔ اس میں شائع ہونے والے مضامین نہایت دیانت داری، احتیاط اور باریک نظر سے تیار کئے جاتے ہیں۔ زبان نہایت متین، جدید اور خوبصورت ہے۔ ہر تحریر سے اخلاص اور سچی ہمدردی جھلکتی نظر آتی ہے۔ کہیں احادیث مبارکہ ہیں تو کہیں سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور کہیں صحابہ کرام کی عظیم قربانیوں کا بابرکت تذکرہ۔ یہ رسالہ تو ہماری تمام دینی، علمی ضروریات کو پورا کردیتا ہے۔

''اے انسانی روحو! خدائے رحمان کی کتنی ہی آیات ہیں جن کے پاس سے تم غافلانہ حالت میں گزر جاتی ہو۔ اے انسانی روحو تم اس داعی کی آواز پر لبیک کیوں نہیں کہتی۔''

موریطانیہ سے محمد سمری صاحب لکھتے ہیں:

''میں نے اس رسالہ سے وہ فائدہ اٹھایا ہے جو میں نے کئی سال تک اپنی درسگاہ سے نہ اٹھایا تھا۔ ہم جماعت کے بارہ میں بہت کچھ سنتے رہے ہیں مگر اب حقیقت کا علم ہوا ہے۔ کاش میرے اصلی وطن مالی میں بھی آپ کے مراکز اور بیوت الذکر ہوں (یاد رہے کہ یہ خط کافی پرانا ہے۔ اب تو خدا کے فضل سے مالی میں ہمارا مشن اور لاکھوں احمدی احباب ہیں)

میں آپ سے یہ بات چھپا نہیں سکتا کہ میرے بعض عیسائی دوست تھے جو میرے ساتھ اکثر دینی بحث کرتے ہوئے کہتے کہ ہمارا دین سب سے بہتر دین ہے۔ اس کے علاوہ نجات کا کوئی راستہ نہیں۔ مگر میں ان کا کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکتا تھا کیونکہ ہم لوگ بعض ایسے عقائد رکھتے تھے جو ان کے موقف کی تائید کرتے تھے۔ مگر جب مجھے مجلّہ ''التقویٰ'' ملا تو میں نے اس میں سے بعض باتیں ترجمہ کر کے ان عیسائی دوستوں کو سنانا شروع کیں۔ وہ بھلا ہمارے ان دلائل کو کیسے توڑ سکتے تھے جو انہیں کی مقدس کتاب سے لئے گئے تھے۔ آخر انہوں نے فرار میں ہی عافیت سمجھی۔

مگر دوسری طرف میرے مسلمان دوست ہیں جو مجھے مجلّہ ''التقویٰ'' کے مطالعہ سے منع کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ تم نے پہلے دینی درس گاہ میں ہمارے ساتھ جو پڑھا تھا اسی پر اکتفا کرو۔ مگر اس غیر منصف درسگاہ میں تو وہ کچھ پڑھایا گیا تھا جسے عقل سلیم دور سے دھکے دیتی ہے۔ انسان کو چاہئے کہ فیصلہ کرنے سے پہلے وہ دونوں اطراف کی سنے ورنہ وہ ظلم کر بیٹھے گا۔''

مدینہ یونیورسٹی کے فارغ التحصیل عالم کا اقرار

بورکینا فاسو کے ایک عالم دین مکرم کندا ابراہیم صاحب بیان کرتے ہیں:

میں مدینہ منورہ یونیورسٹی کی شاخ دعوت وارشاد میں اعلیٰ دینی تعلیم کی ڈگری حاصل کرنے اپنے وطن واپس لوٹا اور دعوت وارشاد میں مصروف ہوگیا۔ ایک روز احمدی مربیان سے بحث ہوگئی جس میں میں مغلوب رہا۔ اس پر میں نے فیصلہ کیا کہ احمدیت کی اصلیت جان کر رہونگا۔ دوران تحقیق خوش قسمتی سے مجھے ''التقویٰ'' رسالہ کے بعض شمارے ہاتھ لگے جن میں متعدد مسائل پر مضامین تھے۔ یہ مضامین واقعی دین کو حقیقی اور خوبصورت شکل میں پیش کر رہے تھے۔ اس پر مجھے یقین ہوگیا کہ احمدیت سچی ہے اور میں 1991ء میں احمدی ہوگیا۔

یاد رہے کہ اب یہ عالم دین ہمارے مربی کے طور پر خدمت دین بجالا رہے ہیں۔

832 بیعتیں

محترم امیر صاحب سینیگال لکھتے ہیں:

''سینیگال کے CHAKO نامی ایک گاؤں میں میں نے ایک احمدی نوجوان کو ''التقویٰ'' کا جوبلی نمبر دیا۔ اس نے آگے مدرسہ کے عربی کے استاد کو یہ رسالہ دیا اور دعوت الی اللہ شروع کردی۔ استاد نے رسالہ پڑھا اور نوجوان کو کہا کہ جب آپ کے مربی آئیں تو مجھے ضرور ملوانا۔ ایک دن خاکسار اس گاؤں کے دورہ پر گیا تو ان استاد صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے چند سوالات کئے اور بیعت کرلی اور مجھے کہا کہ اس رسالہ کو پڑھ کر میں نے یقین کرلیا تھا کہ یہ جماعت سچی ہے۔ میں نے اپنے گاؤں میں جو یہاں سے دس میل دور ہے پہلے ہی جماعت کا تعارف کروادیا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ آپ ہمارے گاؤں چلیں اور احمدیت کا پیغام دیں۔ چنانچہ ہم لوگ وہاں گئے اور سارا گاؤں احمدی ہوگیا۔ اس استاد کے بعض دیگر عربی دان دوست اساتذہ نے بھی اس رسالہ کے ذریعہ اس دورہ میں احمدیت قبول کی اور وہ بھی اپنے مدرسوں سمیت احمدی ہوئے۔ یوں کل 832 بیعتیں ہوئیں۔ الحمدللہ''

پیار بھرے شکوے

کسی وجہ سے رسالہ کے دیر سے پہنچنے یا منقطع ہو جانے پر عجیب پیارے پیارے شکوے موصول ہوتے ہیں۔ نمونہ کے طور پر دو شکوے ہدیہ قارئین ہیں۔

اردن کے ایک احمدی دوست مکرم غانم صاحب لکھتے ہیں۔

''التقویٰ'' کی تیاری اور دین کا پرچم بلند رکھنے کے لئے آپ جو سعی فرماتے ہیں اس پر آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ یہ رسالہ ہمارے لئے تو پھیپھڑوں کی طرح ہے جن کے ذریعہ ہمیں پاک صاف روحانی ہوا میسر آتی ہے جو ہماری روحوں کو زندہ رکھتی ہے۔ براہ کرم رسالہ بھیجتے رہا کریں کہ ان حالات میں مرکز سے دور بیٹھے ہم لوگوں کے لئے تو صرف یہ رسالہ ہی تسلی کی سبیل ہے۔ ان ایام میں فتنے بڑھ گئے ہیں۔ شر اور ظلم کی طاقتیں دین کے نام کا سہارا لے کر ظلم پر تلی ہوئی ہیں۔

گیمبیا میں ہمارے مقامی مربی یولی باہ صاحب کیا ہی پیارے انداز میں لکھتے ہیں:

میں عرصہ سے بہت دلگیر ہوں کیونکہ ''میرے استاد'' سے میرا رابطہ ٹوٹ گیا ہے۔ یہ رسالہ تو میرے لئے ایسی لائبریری کی طرح ہے جس میں نادر و نایاب کتب ہوں اور جو ہر ماہ مجھے مل رہی ہوں۔ اے ''التقویٰ'' تو کب دوبارہ آئے گا۔ میری نظریں ہر لحہ تیرے انتظار میں فرش راہ ہیں۔

اے میرے پیارے ''التقویٰ'' تو نے دین کو دوبارہ زندگی بخشی ہے۔ تو نے خواب غفلت میں سوئی پڑی قوم کو اپنا پیغام پہنچایا۔ اس لئے اے میرے پیارے تو شکریہ اور تعریف کا مستحق ہے۔ اے پیارے ''التقویٰ'' تو اب ہم سے جدا نہ ہونا۔

انڈونیشیا ان ممالک میں سے ہے جہاں پر اسلام شروع زمانہ کے نیک دل اور پاک سیرت عرب مسلمان تاجروں کے ذریعہ پہنچا اور پھیلا۔ یہ عرب وہاں پر بکثرت آباد ہوگئے۔ اس وجہ سے شروع سے ہی عربی زبان کا وہاں پر بڑا وسیع اور گہرا اثر ہے۔ ہزارہا دینی مدارس ہیں۔ کئی عربی یونیورسٹیاں ہیں۔ ہزارہا طلباء عرب ممالک میں جا کر اعلیٰ عربی اور دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ عربی دان علماء کی یہ کثرت وہاں پر ''التقویٰ'' کے لئے ایک زرخیز زمین مہیا کرتی ہے۔ چنانچہ انڈونیشیا سے ہمارے نہایت مخلص دوست پروفیسر ابوبکر باسلامہ صاحب (جواب اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوچکے ہیں) نے لکھا:

''اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ رسالہ عربی دان احمدیوں کے لئے انسا ئیکلوپیڈیا سے کم نہیں۔ میں

آپ کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے یہ رسالہ ارسال فرمایا جس میں سیدنا حضور انور کی نصائح جماعتی خبریں اور دیگر دلچسپ مضامین ہیں۔ اگر کبھی مجھے ''التقویٰ'' نہ ملے یا اس کے ملنے میں تاخیر ہو جائے تو میں پریشان ہو جاتا ہوں۔

یونیورسٹی میں اپنے ساتھی پروفیسر حضرات کو بھی خاکسار یہ رسالہ دیتا ہے۔ اسے پڑھنے کے بعد وہ مجھ سے جماعت احمدیہ کے عقائد اور دیگر موضوعات کے بارہ میں گفتگو کرتے ہیں۔ اب ان کے ذہنوں سے احمدیت کی منفی تصویر زائل ہو چکی ہے۔ ان میں سے بعض کے اسماء ارسال ہیں تا کہ ان کو آپ براہ راست رسالہ بھجوایا کریں۔ ان میں سے بعض ازہر یونیورسٹی کے فارغ التحصیل ہیں اور بعض یہاں مرکزی وزیر بھی رہ چکے ہیں۔''

ایک اور خط میں تحریر فرمایا:

''الحمد للہ ''التقویٰ'' کے جون اور جولائی 89ء کے دو نسخے مل گئے ہیں۔ ان میں شائع شدہ مضامین بہت عمدہ اور بڑے معیاری ہیں۔ ایسے ہی مضامین کی دعوت و تربیت کے لئے ضرورت ہے۔

دعوت مقابلہ دینے والے بزرگ کی بیعت

یمن کے ایک بزرگ، جن کا نام ظاہر کرنا مناسب نہیں، احمدیت سے اپنے ابتدائی تعارف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اتفاقاً آپ کے رسالہ ''التقویٰ'' کا چوتھا اور پانچواں شمارہ میری نظر سے گذرا۔ میں آپ سے یہ بات چھپا نہیں سکتا کہ نہ جانے کیوں مجھے آپ کی دعوت کے بارہ میں انشراح صدر محسوس ہو رہا ہے۔ براہ کرم مجھے اپنے عقائد و تعلیم کے بارہ میں مزید معلومات بہم پہنچاویں خواہ کتب ہوں یا کچھ اور۔ آپ کے اصولوں کو دیکھ کر یا تو میں آپ کی جماعت میں شامل ہو کر اہل یمن کو اس طرف بلاؤں گا یا آپ سے مناظرہ کر کے حق و باطل کو واضح کروں گا۔

میں کوئی معمولی شخص نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ مجھے علم بخشا ہے اور بعض اوقات رویا کے ذریعہ۔ مجھے تفسیر قرآن کریم کی قدرت عطا کی گئی۔ میں نے کئی غلط تفاسیر کی تصحیح کی ہے۔

اس کے علاوہ بھی اور باتیں ہیں شاید ہم ان کے بارہ میں اختلاف کریں یا اتفاق بہرحال میں چاہتا ہوں کہ آپ کے اصولوں پر اطلاع پاؤں تا کہ یا تو ہم اکٹھے آگے بڑھیں اور لوگوں کو رب العالمین کی طرف بلائیں یا پھر باہم مقابلہ پر نکلیں۔

میری ایک ہی حجت قرآن کریم ہے۔ سنت اور احادیث پر میں ایمان نہیں رکھتا سوائے ایک محدود حد تک تورات و انجیل پر میرا ایمان ہے۔ ایک مسلمان کے لئے یہ ضروری ہیں۔ اگر چہ میرا یہ بھی ایمان ہے کہ ان کتب میں بعض حصے خدا کی طرف سے نہیں بلکہ بعد میں غلطی سے دوسرے لوگوں نے اپنے انبیاء کے سیرت نامے کے طور پر داخل کر دیئے ہیں۔

صراط مستقیم صرف ایک ہی راہ ہو سکتی ہے ناجی امت صرف ایک ہی ہوگی۔ سب نہیں ہو سکتیں۔

یہ میرے اصولوں میں سے بعض اصول ہیں۔

آپ بھی مجھے اپنے اصولوں سے مطلع کریں۔

میرا یہ خط مرزا صاحب کے سامنے پیش کئے جانے کی درخواست ہے۔ اگر وہ مسکرائے تو وہ حق پر ہونگے اور میں غلطی پر۔ اور اگر ان کے چہرے پر غصے کی علامات ظاہر ہوئیں تو وہ غلطی پر اور میں حق پر ہونگا۔

میرے اس خط کو حقیر نہ جانیں۔ میں ہاشمی ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ خدا مجھے وہ دے جو کسی اور کو نہ دیا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ میں ہی ان امتوں کا مہدی ہوں۔ میں نے یہ خط ایک خاص حالت میں لکھا ہے اگر یہ حالت نہ ہوتی تو میں اس خط کو حقیر سمجھتا اور پھاڑ دیتا اور اپنے آپ کو مجنون خیال کرتا۔''

حضور انور کا پر معارف جواب

اس بزرگ کا یہ دلچسپ خط حضور انور کی خدمت میں برائے ملاحظہ پیش کیا گیا۔ آپ نے جو جواب عطا فرمایا اس کے بعض اقتباسات قارئین کی دلچسپی اور معلومات کیلئے پیش ہیں۔ فرمایا کہ ان صاحب کو لکھیں کہ:

''آپ کا بہت دلچسپ خط ملا ہے۔ آپ نے آخر پر جو بات کہی ہے اس سے پہلے میں مسکرا ہی رہا تھا، خط پڑھ کر غصہ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے یہی تعلیم دی ہے کہ کوئی گالیاں بھی دے تو اس کے لئے دعا کرو اور یہ سب کچھ ہنس کر برداشت کرو حضرت مسیح موعود کا شعر ہے:

گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

لیکن آپ کے خط میں تو گالیاں نہیں بلکہ بہت ہی اچھا مضمون تھا اور نہایت صاف گوئی سے آپ نے کام لیا ہے قول سدید سے بات کی ہے۔ اس خط پر ناراض ہونا تو بڑی حماقت ہوگی۔

جہاں تک حضرت مسیح موعود کے دعویٰ مہدویت کا تعلق ہے اس کے ثبوت کے لئے عام دنیا کے انسانوں کیلئے تو اور بہت سے دلائل بھی پیش کئے جا سکتے ہیں لیکن آپ کو چونکہ قرآن کریم سے محبت ہے اور آپ اس کا باریک نظر سے مطالعہ کرتے ہیں اس لئے آپ کے لئے سب سے اچھی دلیل یہی ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود کی تفاسیر کا مطالعہ کر کے دیکھیں اور پھر اپنے دل کی گواہی لیں کہ کیا یہ شخص اللہ کے نور سے دیکھ رہا ہے یا دوسرے لوگوں کی طرح انسانی نظر سے۔

آپ نے جو نکات بیان فرمائے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فراست عطا فرمائی ہے لیکن مزید رہنمائی کے لئے یہ آسمانی نور کی محتاج ہے آپ کے نکات احمدی تعلیم کے قریب تر ہیں لیکن تھوڑی سی روشنی پڑ جائے تو نور علیٰ نور ہو جائیں......

حیات، موت، حیات کا جو تصور آپ نے پیش کیا ہے یہی درست تصور ہے لیکن قبر کا جو روحانی مفہوم حضرت مسیح موعود پر روشن کیا گیا ہے اس کی روشنی میں یہ سارے مسائل حل ہو جاتے ہیں اور ایک نیا جہان روشن ہو جاتا ہے......

یہ کہنا درست ہے کہ آدم اس دنیا میں ہی تھے جب خلیفہ بنائے گئے لیکن یہ کہنا درست نہیں کہ جنت میں نہیں تھے جنت اور شجرہ ممنوعہ کے متعلق میں بار بار روشنی ڈال چکا ہوں کہ جنت دراصل وہ روحانی تعلیم ہے جو انبیاء لے کر آتے ہیں اس سے انحراف پہلے دنیاوی جہنم اور پھر اخروی جہنم پیدا کرتا ہے شجرہ ممنوعہ، شجرہ خبیثہ کی ہی قسم ہے یعنی خدا کی تعلیم سے باہر قدم رکھنا۔

یہ درست ہے کہ انسان میں شر نہیں لیکن خیر سے باہر شر کا پہلو ہوتا ہے۔ جو جس قدر خیر سے باہر ہوگا اسی قدر شر میں ہوگا۔ خیر اور شر کی مثال روشنی اور سائے کی سی ہے۔

یہ سو فیصد درست ہے کہ انسان براہ راست خدا سے رابطہ کر سکتا ہے اور یہ بھی بالکل درست ہے کہ ہر چیز خدا تعالیٰ نے انسان کے لئے مسخر کی ہے۔

قرآن کریم ہی حجت ہے اور احادیث وہی قابل قبول اور قابل استناد ہیں جو قرآن سے متناقض نہ ہوں......

تورات و انجیل کے متعلق آپ کے نظریہ سے بالکل اتفاق ہے......

صراط مستقیم ایک ہی ہو سکتی ہے، یہ درست ہے لیکن شروع سے لے کر تمام انبیاء صراط مستقیم پر ہی آئے ہیں، اس لئے ان معنوں میں اس بات کا آپ کی اس بات سے تضاد نہیں کہ تورات انجیل پر بھی میرا ایمان ہے۔

صراط مستقیم تو ایک ہی ہوگی لیکن (۔) ہر شخص جو تقویٰ سے خدا تعالیٰ کی طرف جانا شروع کرے اس کو خدا اپنے قرب کی مختلف راہیں دکھاتا ہے۔

آپ کے متعلق مجھے خوشی بھی ہے اور فکر بھی خوشی اس لئے کہ آپ کے اندر واضح طور پر صداقت و شرافت کی روشنی دکھائی دے رہی ہے اور فکر اس لئے کہ بعض دفعہ انسان خدا تعالیٰ کے تھوڑے سے فضل اور شفقت پر ٹھوکر کھا جاتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگ جاتا ہے اور خدا کے مقرر کردہ امام سے روگردانی کر بیٹھتا ہے۔ اس صورت میں اس کا انجام وہی ہوتا ہے جو ایسے ہی ایک شخص کا ہوا جس کے بارے میں قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) یعنی اگر ہم چاہتے تو ان آیات کے ذریعہ ضرور اس کا رفع کرتے لیکن وہ زمین کی طرف جھک گیا۔

لیکن میں دعا کرتا ہوں، خدا سے بھاری امید ہے کہ وہ آپ کو اپنی تقویٰ اور رضا کی راہ پر ثابت قدم رکھے گا اور اس کی رضا کے لئے آپ قربانی کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں گے۔''

اک نشاں کافی ہے......

حضور انور کے ان کلمات مبارکہ نے اس بزرگ پر جادو کا سا اثر کیا۔ چنانچہ ایڈیٹر ''التقویٰ'' کے نام اگلے خط میں انہوں نے لکھا:

''آپ کے لمبے عرصہ کے بعد ملنے والے خط سے بہت خوشی ہوئی اور اس سے بڑھ کر خوشی ہمارے روحانی معلم حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ جل شانہ کے جواب سے ہوئی۔ ان کے کلمات مبارکہ واقعی ان کے مشن کی سچائی پر دلالت کرتے ہیں۔ ان کے اس فرمان سے میں سو فیصد اتفاق کرتا ہوں کہ انسان بعض دفعہ تھوڑے سے علم پر جو اللہ تعالیٰ نے اسے دیا ہوتا ہے مغرور ہو جاتا ہے اور سمجھ بیٹھتا ہے کہ وہ اللہ کے ہاں بڑا مقام اور شان رکھتا ہے۔ واقعی میں آسمانی نور کا محتاج ہوں۔ ہمیں ایک ایسے امام کی اشد ضرورت تھی جو صراط مستقیم کی طرف ہماری راہنمائی فرماتا۔ جو باتیں سمجھنی مشکل ہیں وہ واضح فرماتا۔ اہل الذکر کی طرف لوٹنا واجب ہے یعنی ایسے امام کی طرف جسے اللہ تعالیٰ نے علم و معرفت اور عظیم روحانی درجہ عطا فرمایا ہو۔ مومن کی یہ بڑی ہی خوش بختی ہے کہ وہ ایسے امام کی پیروی کرے جو اسے اس راہ کی طرف لے جائے جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے بنائی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جس بات کی طرف حضرت مسیح موعود بلا رہے ہیں (خصوصاً بیعت کے الفاظ) وہ عقل اور اس فطرت کے عین مطابق ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا فرمایا ہے۔ لہٰذا میں باوجود اپنی کم علمی کہ اپنے آپ کو آپ کی طرف کھنچا ہوا پاتا ہوں تا آپ لوگوں میں شامل ہو جاؤں اور اس امام کی پیروی میں آ جاؤں جسے اللہ تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے۔

سو میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میری یہ خواہش حضرت امام تک پہنچا دیں۔ نیز ان سے درخواست کریں کہ میرے لئے دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نور میں بڑھائے اور میرا دل ایمان پر مضبوط کر دے تا کہ میں بھی (اس روحانی فوج کا) سپاہی بن جاؤں۔ اللہ کے دین کی اشاعت کے لئے پوری جدوجہد کروں اور اللہ تعالیٰ سے غافل لوگوں کو ہوشیار کروں۔''

حضرت مسیح موعود نے کیا ہی سچ فرمایا ہے کہ:

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

تحریک جدید کا امتیازی مقام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:-

''تحریک جدید مالی قربانیوں میں ایک نمایاں امتیاز رکھتی ہے اور اس دور میں اس نے ایسی عظیم الشان قربانیوں کی بنیاد ڈالی ہے جو مختلف شکلوں میں تحریک جدید کے بطن سے پیدا ہوئیں اور ہو رہی ہیں اور ہوتی جائیں گی۔'' (خطبہ جمعہ 25-اکتوبر 1985ء)

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مظفر احمد شہزاد صاحب

حضرت میاں جان محمد صاحب پھیروچیچی والے

رفیق حضرت مسیح موعود

میرے پیارے دادا جان 6 ستمبر 1998ء کو ہمیں داغ مفارقت دے کر جنت فردوس میں جا ٹھہرے۔ مرحوم دادا جان حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں شامل ہونے کا شرف رکھتے تھے۔

حضرت دادا جان نے ایک سو سال سے زائد عمر پائی۔ بفضل اللہ آخری دم تک بڑھاپے کے باوجود پرسکون رہے۔ قریباً ہر سال سندھ سے ایک دوبار ربوہ ضرور آتے۔ خصوصاً مشاورت کے ایام میں باقاعدگی سے آتے اور مجلس مشاورت کی کارروائی کے دوران گھنٹوں تک پرسکون بیٹھ کر کارروائی سنا کرتے۔ حضرت دادا جان کے متعلق پاس بیٹھنے والے دوستوں نے بتایا ہے کہ وہ نہ کبھی پانی پینے کی ضرورت محسوس کرتے تھے اور نہ اٹھ کر باہر جانے کی۔ مستقل مزاجی سے وہ پوری کارروائی سن کر ہی جایا کرتے تھے۔

حضرت دادا جان کے گاؤں میں 1904ء میں سب سے پہلے مولوی رحمت علی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ حضرت دادا جان کے والد ماجد حضرت میاں غلام محمد صاحب نے 1905ء میں بیعت کی۔ اس وقت حضرت دادا جان کی عمر کوئی بارہ چودہ سال کی تھی۔ انہوں نے بھی قادیان جا کر اپنے والد صاحب کے ساتھ حضرت مسیح موعود کی زیارت کی، بیعت کا شرف پایا اور مصافحہ کیا۔ اس کے بعد ہر جمعہ کی نماز کے لئے حضرت دادا جان اور آپ کے والد ماجد قادیان آیا کرتے تھے۔ جمعہ کے بعد جب احباب ملاقات کرتے تو دادا جان اور ان کے والد بھی ملاقات کے لئے قطار میں کھڑے ہوتے اور ملاقات سے مشرف ہو کر ہی گاؤں کو جاتے۔ یہ سلسلہ ملاقات 1908ء تک یعنی حضرت مسیح موعود کے وصال تک جاری رہا۔

اس عظیم سانحہ کے بعد حضرت دادا جان اور آپ کے والد ماجد قدرت ثانیہ سے بہ دل و جان وابستہ رہے۔ جب خلافت ثانیہ کا دور آیا، تو جماعت نے سندھ کے علاقہ میں کچھ زمین خرید کر آباد کرنے کا پروگرام بنایا۔ اس زمین کو آباد کرنے کے لئے حضرت خلیفہ ثانی نے جماعت کے زمینداروں کو طلب فرمایا۔ اس سلسلے ہمارے دادا جان بھی پاکستان کے قیام سے کچھ عرصہ پہلے ہی سندھ میں آ کر آباد ہو گئے۔

بچپن میں اپنے والد ماجد کے ساتھ زراعت کے کاموں میں مشغول رہے۔ مگر بعد میں جوانی کے ایام میں نو سال تک فوج کی ملازمت بھی کی۔ آپ فوج سے "لانس نائیک" کے طور پر ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کی وجہ یہ بنی کہ آپ کی ایک ٹانگ شدید ضرب سے زخمی ہو گئی تھی۔ اس چوٹ سے صحت پانے کے بعد آخری دم تک آپ سندھ ہی میں مقیم رہے۔

حضرت مسیح موعود سے آپ کو کس قدر عقیدت اور محبت تھی۔ اس سلسلے میں آپ کا ایک واقعہ یوں ہے کہ 1908ء میں جب حضرت مسیح موعود کے وصال کی خبر گاؤں میں پہنچی، تو ان کے والد انہیں گھر میں چھوڑ کر اکیلے ہی قادیان چلے آئے۔ مگر جب ان کو معلوم ہوا تو وہ اپنے بھائی کو ساتھ لے کر ننگے پاؤں ہی قادیان کی طرف چل پڑے۔ اگرچہ مئی کا آخر سخت گرم ہوتا ہے۔ مگر آپ اس سے بے نیاز ہو کر قادیان پہنچ گئے اور حضور کے جنازے میں شریک ہوئے۔

حضرت میاں صاحب نہایت صبر و استقامت کے مالک تھے۔ اس سلسلے میں ان کا ایک واقعہ یوں ہے کہ ایک دفعہ آپ کے بیٹے عزیز احمد ایک دوسرے نوجوان کے ساتھ رات کو کھیتوں کے درمیان گڑ بنانے والے ڈیرے پر دیر تک کام کرتے رہے۔ آخر تھک کر رات کو وہیں لیٹ گئے۔ نیند نے اس قدر غلبہ پایا کہ وہ رات کو آگ کی بھٹی میں جل کر جان جان آفریں کے سپرد کر گئے۔ اس کا ساتھی نوجوان وہاں سے بھاگ نکلا۔ مبادا کہ اسے پکڑ لیا جائے کہ یہ شرارت شاید اس نے کی ہے۔ صبح جب میاں صاحب کھیتوں میں گئے، تو دیکھا کہ آپ کا بیٹا آگ کی بھٹی میں جل کر وفات پا چکا ہے۔ باہر نکل کر نہ روئے نہ کسی کو کچھ کہا بلکہ نہایت صبر و استقلال سے ایک عظیم المیے کو برداشت کیا۔ بلکہ جب دوسرے نوجوان پر پولیس نے قتل کا الزام لگایا اور آپ سے پوچھا، تو آپ نے کہا: ہماری ان سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ بس جو ہونا مقدر تھا وہ ہو چکا ہم خواہ مخواہ کسی دوسرے کو اس تکلیف میں کیوں ڈالیں۔

عمر بھر نماز کے علاوہ تہجد کے بھی پابند رہے۔ جب تک چلنے پھرنے کی سکت رہی بیت الذکر ہی میں پانچوں نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔ آپ کو جماعت اور جماعت کے ائمہ سے دلی عقیدت و محبت تھی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کے علاوہ جماعت کے چاروں ائمہ کے دور کو پایا۔ آپ دعوت الی اللہ میں بھی پیش پیش رہتے اور چندے بھی حسب توفیق باقاعدگی سے ادا کرتے۔ آپ کی دعا کے طفیل آپ کی مبارک نسل کے بعض نوجوان جماعت کی خدمت سے وابستہ ہیں اور میرے جیسے بعض طالب علم ابھی زیر تعلیم ہیں جو واقف زندگی ہیں اور خدمت کا جذبہ لئے ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ ہمارے خاندان میں حضرت میاں صاحب نے احمدیت سے وابستگی کا جو دیا روشن کیا تھا وہ انشاء اللہ نسل در نسل تا قیامت روشن رہے گا اور ان کی مستجاب دعائیں ہم گناہگاروں کے لئے ہمیشہ اپنی تاثیر قائم رکھیں گی۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم ناتوانوں، کمزوروں اور گناہگاروں کو توفیق دے کہ ہم سب حضرت دادا جان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کی نیک نامی میں اضافہ کرتے رہیں اور ہماری یہ تمنا ہمارے دادا جان کی روح کو سرشار کرتی رہے۔ اللہ ان کے درجات بلند سے بلند کرتا رہے۔ (آمین)۔

تعارف کتب

ہجرت

نام کتاب: ہجرت
مرتبین: عبدالستار خان۔صفدر نذیر گولیکی
ناشر: لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی
سن اشاعت: جنوری 2003ء
تعداد صفحات: 212

ہر ماٴمور من اللہ کی آمد ہجرت کی متقاضی ہے کیونکہ وہ ایک نئی زمین اور نیا آسمان آباد کرتا ہے جس کی طرف وہ بنی نوع انسان کو بلاتا ہے اور لوگوں کو اللہ کی طرف فرار اور ہجرت اختیار کرنے کی دعوت کرتا ہے۔ معاصی کی دنیا سے ہجرت کر کے مومنین عافیت کے حصار میں چلے آتے ہیں۔ اس ہجرت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں مہاجرین پر نازل فرماتا ہے۔ یہ تو ایک روحانی ہجرت کا مضمون ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ دینی جماعتوں کے ساتھ ظاہری ہجرت کا مضمون بھی ابتدا سے جاری ہے۔

آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہ کو حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت مرحمت فرمائی اور پھر خود بھی منشاء الٰہی کے موافق اپنے وطن مالوف مکہ کو چھوڑ کر مدینہ ہجرت کی جس کے بعد عظیم فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا۔ آپؐ نے دینی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ اصل مہاجر وہ ہے جو ان تمام اقوال و افعال کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود کے جان نثار رفقاء نے آپ کی خاطر اپنے وطن چھوڑ دیئے اور اپنے دیار محبوب قادیان میں مستقل طور پر آباد ہو گئے۔ داغ ہجرت کا الہام بھی حضرت مسیح موعود کو ہوا تقسیم برصغیر کے بعد جماعت احمدیہ نے قادیان سے پاکستان ہجرت کی اور ربوہ کا عظیم شہر بسایا جہاں سے توحید کی صدا دنیا بھر میں بلند کی گئی اور 1984ء کے پرآشوب دور میں حضور انور ہجرت کر کے دیار مغرب تشریف لے گئے اور پھر جماعت احمدیہ کی عالمگیر اور عظیم الشان ترقیات کے دور کا آغاز ہوا۔ اور اب جماعت دنیا کے 175 ممالک میں پھیل گئی ہے اور کروڑوں روحیں ہر سال جماعت میں داخل ہوتی ہیں اور ایم ٹی اے کی روحانی نہر کل اکناف عالم میں چوبیس گھنٹے پیاسی روحوں کی سیرابی کا سامان کر رہی ہے۔

ہجرت کے روحانی اور ظاہری مفہوم اس کی عظیم برکات، اس کے بارہ میں دینی تعلیم، انبیاء علیہم السلام کی ہجرت، آنحضرتؐ اور آپؐ کے صحابہ کی ہجرت اور اس کی برکات، حضرت مسیح موعود کے رفقاء کی ہجرت، ہجرت قادیان اور اس کی برکات، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت کے نتیجہ میں نازل ہونے والے آسمانی افضال کا تذکرہ زیر تبصرہ کتاب میں کیا گیا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے دونوں مرتبین مربی صاحبان کو جزاء عطا فرمائے۔ کہ انہوں نے یہ مفید کتاب ترتیب دی۔

(ایم۔ایم۔ طاہر)

سچے ہو کر

ام المومنین حضرت صفیہؓ بنت حیی سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے حسن خلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔ خیبر سے واپسی پر آنحضورؐ مجھے اپنے اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھا کر لائے۔ رات کا سفر تھا مجھے اونگھ آنے لگی۔ میں سوئی تو میرا سر کجاوہ کے پچھلے ابھرے حصہ پر جا لگا۔ حضورؐ نے مجھے اپنے ہاتھ سے سہلایا اور فرمایا اے لڑکی۔ اے حیی کی بیٹی ذرا سنبھل کے۔ صفیہؓ کہتی ہیں کہ جب ہم سفر کرتے کرتے صہباء مقام پر پہنچے تو حضورؐ نے فرمایا صفیہؓ جو کچھ میں نے تمہاری قوم سے کیا اس کے لئے میں تم سے بہت معذرت خواہ ہوں۔ صفیہؓ مجھے ایسا کرنا پڑا کیونکہ انہوں نے میرے ساتھ یہ کیا اور یہ کیا اور مجھے یہ کہا اور یہ کہا۔

(الهيثمي جلد 9 ص 15 باب في حسن خلقه)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34797 میں رفعت سلطانہ بنت ضیاء الدین ظفر قوم وڑائچ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک چٹھہ ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2-7-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رفعت سلطانہ بنت ضیاء الدین ظفر چک چٹھہ ضلع حافظ آباد گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد ناصر وصیت نمبر 32076 گواہ شد نمبر 2 افتخار الدین قمر ولد صلاح الدین چک چٹھہ ضلع حافظ آباد

مسل نمبر 34798 میں فخر احمد ولد منیر احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 646 گ ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-12-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فخر احمد ولد منیر احمد چک 646 گ ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 منیر احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 محمد شفیع ولد محمد اسحاق چک 646 گ ب ضلع فیصل آباد

مسل نمبر 34799 میں محمودہ بیگم زوجہ چوہدری محمد اسلم قوم کھرل پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 565 گ۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی رقبہ 2 کنال واقع چک نمبر 565 گ۔ب ضلع فیصل آباد مالیتی -/100000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/1000 روپے۔ 3۔ طلائی زیورات وزنی 13 تولے 3 ماشے مالیتی -/89020 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ محمودہ بیگم زوجہ چوہدری محمد اسلم چک 565 گ۔ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد ولد محمد اسماعیل چک نمبر 556 گ۔ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 فاروق احمد ولد اللہ رکھا چک نمبر 565 گ۔ب ضلع فیصل آباد

مسل نمبر 34800 میں ملک رفیق احمد خان ولد ملک عبدالغنی خان قوم ککے زئی پیشہ ریٹائرڈ عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-10-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ پلاٹ واقع گٹ والا فیصل آباد رقبہ 15 مرلے مالیتی -/162050 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ملک رفیق احمد خان ولد ملک عبدالغنی خان جڑانوالہ ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 سید طاہر محمود ماجد ولد سید غلام احمد کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 اعجاز اللہ ولد چوہدری احسان اللہ جڑانوالہ

مسل نمبر 34801 میں غلام رسول ولد امیر خان قوم لسکانی پیشہ مزدوری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی احمد پور ضلع ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-10-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی رقبہ چاہ پیر بخش والا موضع رکھ ڈھول رقبہ 12 کنال مالیتی -/120000 روپے۔ 2۔ غیر زرعی رقبہ غیر آباد واقع موضع جکھڑ امام شاہ رقبہ 4 کنال مالیتی -/15000 روپے۔ 3۔ زرعی رقبہ واقع موضع جکھڑ امام شاہ احمد پور رقبہ 2 کنال مالیتی -/40000 روپے۔ 4۔ سکنی مکان کچہ واقع جکھڑ امام شاہ احمد پور رقبہ 5 مرلے مالیتی -/10000 روپے۔ 5۔ ایک عدد گائے مالیتی -/10000 روپے۔ 6۔ ایک عدد بھینس میں 1/2 حصہ مالیتی -/8000 روپے۔ 7۔ ایک عدد بکری مالیتی -/1200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا ہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد غلام رسول ولد امیر خان بستی احمد پور گواہ شد نمبر 1 عبدالرزاق خان وصیت نمبر 31305 گواہ شد نمبر 2 عبدالرشید وصیت نمبر 32696

مسل نمبر 34802 میں غلام جنت زوجہ غلام رسول قوم لسکانی پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی احمد پور ضلع ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-10-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ سکنی زمین رقبہ 5 مرلے واقع باکھری کالونی ڈیرہ غازی خان مالیتی -/50000 روپے۔ 2۔ طلائی کانٹے وزن 1/2 تولے مالیتی -/3000 روپے۔ 3۔ نقرئی زیورات وزن 10 تولے مالیتی -/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ غلام جنت زوجہ غلام رسول بستی احمد پور ضلع ڈیرہ غازی خان گواہ شد نمبر 1 عبدالرشید ولد عبدالمجید بستی احمد پور ضلع ڈیرہ غازی خان گواہ شد نمبر 2 عبدالرزاق خان وصیت نمبر 31305

مسل نمبر 34803 میں ڈاکٹر احسان الحق خان ولد ڈاکٹر محمد عبدالحق قوم راجپوت پیشہ ڈاکٹر عمر 73 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیفنس کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 17-10-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان رقبہ 1000 گز واقع ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی مالیتی -/8700000 روپے۔ 2۔ فکسڈ ڈیپازٹ بینک -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/164160 روپے ماہوار بصورت میڈیکل پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ڈاکٹر احسان الحق خان ولد ڈاکٹر محمد عبدالحق ڈیفنس کراچی گواہ شد نمبر 1 چوہدری نصیر احمد ولد چوہدری نذیر احمد ڈیفنس کراچی گواہ شد نمبر 2 قدیر احمد ناصر ولد فضل کریم قمر ڈیفنس کراچی

مسل نمبر 34804 میں عابدہ شریف بنت شریف احمد قوم جنجوعہ پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رام پورہ جاگیر ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 29-11-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عابدہ شریف بنت شریف احمد رام پورہ جاگیر ضلع لاہور گواہ شد نمبر 1 کریم احمد خان ولد رشید احمد خان لاہور گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر ادریس احمد سون لاہور

ربوہ میں شعر وسخن کی مجالس

ملک کے نامور شعراء نے متعدد تقریبات میں کلام سنایا

ماہ اپریل 2003ء میں شعر وسخن کی متعدد مجالس منعقد ہوئیں جن میں ملک کے نامور شعراء نے اپنا کلام سنایا اور حاضرین کو مستفید کیا۔ ان تقریبات کی مشترکہ رپورٹ اور منتخب اشعار ہدیہ قارئین کئے جارہے ہیں۔

ان تقریبات کے منتظم مکرم فرید احمد صاحب نوید مہتمم تعلیم تھے۔

خدام الاحمدیہ پاکستان

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ 10 اپریل 2003ء بروز جمعرات بعد عشاء ایوان محمود میں محفل مشاعرہ منعقد ہوئی۔ ہال کو خوبصورتی سے گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا۔ خواتین کے لئے علیحدہ نشستوں کا انتظام تھا۔ میر مشاعرہ مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید تھے جب کہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب عبدالکریم خالد صاحب آف لاہور نے سرانجام دیئے۔ اس محفل میں مذکورہ بالا دو شعراء کے علاوہ جناب فرحت عباس شاہ لاہور، جناب ڈاکٹر عارف ثاقب لاہور، جناب احمد مبارک کراچی اور نامور شاعر جناب صابر ظفر کراچی نے اپنا کلام حاضرین کے سامنے پیش کیا جو سینکڑوں کی تعداد میں موجود تھے۔

خدام الاحمدیہ مقامی

بزم حسن بیان مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام مورخہ 11 اپریل بروز جمعہ رات ساڑھے سات بجے دفتر مقامی کے ہال میں ایک ادبی نشست کا انعقاد کیا گیا جس میں جناب صابر ظفر صاحب اور جناب احمد مبارک صاحب ادبی گفتگو، سوالات کے جواب اور سخنوری کے لئے مدعو تھے۔ مکرم میر انجم پرویز صاحب صدر بزم حسن بیان ربوہ نے کمپیئرنگ کی جس کے بعد دونوں مہمان شعراء نے ادب میں شعر کے مقام، اس کے حسن وقبح اور نوعیت ومقصدیت کے بارہ میں گفتگو کی اور اپنے شعری سفر کے بارہ میں حاضرین کو آگاہ کیا اور اپنا کلام بھی پیش کیا۔ اس نشست سے شعر وادب کے شوقین خدام نے استفادہ کیا۔

ایم ٹی اے

11 اپریل بروز جمعہ کی رات ایم ٹی اے سٹوڈیو میں جناب صابر ظفر اور جناب احمد مبارک کے ساتھ ایک شعری نشست ہوئی۔ کمپیئرنگ جناب احمد مبارک نے کی۔ سامعین کی ایک محدود تعداد بھی شریک محفل ہوئی۔

دارالنصر شرقی

12 اپریل بعد نماز مغرب وعشاء خدام الاحمدیہ حلقہ دارالنصر شرقی کے زیر اہتمام ایک خوبصورت محفل مشاعرہ منعقد کی گئی۔ مکرم عبدالمالک صاحب زعیم حلقہ نے اپنی ٹیم کے ساتھ خوش اسلوبی سے خوبصورت شعری نشست سجائی۔ مکرم عبدالمومن زاہد صاحب نے کمپیئرنگ کی اور جناب صابر ظفر اور جناب احمد مبارک نے خواتین وحضرات کے سامنے اپنا کلام پیش کیا۔ شعراء کے منتخب اشعار پیش ہیں:-

منتخب اشعار

اک سمندر اشک کا محراب میں رکھا ہوا
اور دل کو حیطہ مہتاب میں رکھا ہوا
(عبدالکریم خالد)

یوں تو در قبول پہ میں کیا مری پکار کیا
ہے دل بے قرار کچھ اس کے سوا قرار کیا
آپ ہیں جب سے مضمحل میرے حضور میرے دل
آگ لگے بہار کو میرے لئے بہار کیا

سنا تھا کہ ماہ مبیں آئے گا
خبر کیا تھی اتنا حسیں آئے گا
اسے کھینچ لائے گی کوئی کشش
مکان ہے تو کوئی مکیں آئے گا
(احمد مبارک)

وہ جو ایک شخص نہ مل سکا تو یہ دل کا غنچہ نہ کھل سکا
مری داستاں بھی عجیب ہے کہ نہ ہجر ہے نہ وصال ہے
میں کسی کے پاس نہ جا سکا کوئی میرے پاس نہ آ سکا
یہ مری جو صورتحال ہے یہ تری نظر کا کمال ہے
(ڈاکٹر عارف ثاقب)

فرحت عباس شاہ کے اشعار

تو ہے سورج تجھے معلوم کہاں رات کا دکھ
تو کسی روز مرے گھر میں اتر شام کے بعد
لوٹ آئے نہ کسی روز وہ آوارہ مزاج
کھول رکھتے ہیں اسی آس پہ در شام کے بعد

ہے جیسے گزرتا جا رہا ہے
کوئی دل سے اترتا جا رہا ہے
بنا تھا ریتلی مٹی سے جیون
بکھرتا ہی بکھرتا جا رہا ہے

وہ کاجل ہے یا آنسو یا کوئی غم
میری آنکھوں میں بھرتا جا رہا ہے

زندگی کھیل ہے اداسی کا
ہم یہاں تم وہاں اداس اداس
اک طرف غم ہیں اک طرف خوشیاں
اور میں درمیاں اداس اداس

صابر ظفر کا منتخب کلام

نہ ترا خدا کوئی اور ہے نہ مرا خدا کوئی اور ہے
یہ جو قسمتیں ہیں جدا جدا یہ معاملہ کوئی اور ہے
ترا جبر ہے مرا صبر ہے تری موت ہے میری زندگی
مرے درجہ دار شہید ہیں مری کربلا کوئی اور ہے
کئی لوگ تھے جو بچھڑ گئے کئی نقش تھے جو بگڑ گئے
کئی شہر تھے جو اجڑ گئے ابھی ظلم کیا کوئی اور ہے

تم اپنے گرد حصاروں کا سلسلہ رکھنا
مگر ہمارے لئے کوئی راستہ رکھنا
ہزار سانحے پردیس میں گزرتے ہیں
جو ہو سکے تو ذرا ہم سے رابطہ رکھنا
خزاں رکھے گی درختوں کو بے ثمر کب تک
گزر ہی جائے گی یہ رت بھی حوصلہ رکھنا

خدا کا ذکر نہ کر ان اداس لوگوں سے
یہ اہل دہر ہیں رکھتے ہیں آس لوگوں سے
ستارے ٹوٹتے رہتے ہیں بجھتے رہتے ہیں
تو کیا امید ستارہ شناس لوگوں سے
پرانے لوگ ہیں ہم عیب ڈھانپنے والے
چرا رہے ہیں نظر بے لباس لوگوں سے

چوہدری محمد علی صاحب کے اشعار

کوئی چہرہ نہیں لگتا چہرہ
آئینہ ٹوٹ گیا لگتا ہے
اس کے اندر ہے بلا کی وسعت
یہ کھلا شہر کھلا لگتا ہے
تو اگر بول رہا ہو پیارے
کوئی بولے تو برا لگتا ہے

وہ بولتا ہے تو سارا جہان بولتا ہے
زمین بولتی ہے آسمان بولتا ہے
عدو سے کرتا ہوں اب گفتگو اشاروں میں
میں اس کی اور وہ میری زبان بولتا ہے

یہ کون گزرا ہے صحرا پہ منکشف ہو کر
قدم قدم پہ قدم کا نشان بولتا ہے

پھر کوئی طرفہ تماشا کر دے
میں برا ہوں مجھے اچھا کر دے
کہیں ایسا نہ ہو کوئی لمحہ
تجھ کو چھو کر تجھے تنہا کر دے
رنگ و بو بانٹ دے اس سے لے کر
پھول کے بوجھ کو ہلکا کر دے
مجھ کو ڈر ہے کہ یہ میرا آنسو
تیرے دامن کو نہ میلا کر دے
میں تجھے دل تو دکھادوں مضطر
تو اگر اس کا نہ چرچا کر دے
(ایم ایم طاہر)

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم اور احادیث میں بیواؤں غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس عظیم مقصد کے پانے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 87 مستحق خاندان اس منصوبہ کی برکات سے فیض یاب ہو رہے ہیں اس کالونی میں ابھی آٹھ کوارٹرز زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح تقریباً پانچ صد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات تخمیناً 5 لاکھ روپے سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

آپ کی آنکھیں دو افراد کو بینائی فراہم کر سکتی ہیں

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

پیشہ ور ادارہ جات میں داخلہ کیلئے اہم امور

وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو انٹرمیڈیٹ کے امتحانات کے بعد خاص طور پر پرائیویٹ پیشہ ور تعلیمی ادارہ جات میں داخلہ حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے والدین مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھیں۔

(1) جس ادارہ میں آپ کا بیٹا یا بیٹی داخلہ حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں اس کے بارے میں مکمل معلومات صرف پراسپکٹس کے ذریعہ ہی نہیں بلکہ خود وہاں جا کر بھی خاص طور پر حاصل کی جائیں۔

(2) ادارہ کے دورہ کے وقت مندرجہ ذیل امور کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔

(الف) ادارہ کی فیکلٹی (Faculty) کیسی اور کس معیار کی ہے۔

(ب) ادارہ کے ظاہری خوبصورتی پر ہرگز کوئی فیصلہ نہیں کیا جائے۔

(ج) ادارہ کی لائبریری کس معیار کی ہے اور کتب و رسالہ جات اور Journals کا ذخیرہ کس قسم کا ہے۔

(د) ادارہ میں کمپیوٹر لیبارٹری کس معیار کی ہے نیز کسی بھی کمپیوٹر کورس میں داخلہ کی صورت میں ایک طالب علم کو کمپیوٹر پر اپنا کام کرنے کیلئے کتنا وقت میسر آسکے گا۔

(ھ) ادارہ کی Job Market میں اس کے فراغت حاصل کرنے والے گریجوایٹس کی بنیاد اور ان کی Skill پر کیا Rating ہے۔

(و) اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کہ اگر آپ کا بیٹا یا بیٹی کسی کمپیوٹر کے ادارہ میں داخلہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اللہ کے فضل و کرم سے ایسے تمام شہروں میں جہاں پر اس قسم کے کمپیوٹر کی تعلیم کے ادارہ جات ہیں وہاں پر فعال طور پر ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) قائم ہے۔ والدین کو چاہئے اس کے لوکل Chapters کے عہدیداران سے رابطہ کر کے ان سے اس سلسلہ میں خاص طور پر مشورہ حاصل کریں اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی کریں۔ کیونکہ ان کا مشورہ بہر حال پیشہ ورانہ طور پر غیر معمولی اہمیت کا حامل ہوگا۔

(ء) اس ادارہ میں تعلیم حاصل کرنے والے دیگر طلبہ سے بھی ملاقات کریں اور اس ادارہ کے بارے میں ان کی بھی رائے لیں اور اس سلسلہ میں صرف ادارہ کے Glamour سے متاثر نہ ہو جائے۔

(ن) ادارہ میں پڑھائے جانے والے کورسز کی صرف Outline پر تسلی حاصل نہ کی جائے کیونکہ اکثر ادارہ جات میں کورسز کی Outline تو کم و بیش ایک ہی ہوتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ یہ پتہ چلایا جائے کہ ان کورسز کو پڑھانے والے اساتذہ کس معیار کے ہیں اور دیگر Faculty کس قسم کی ہے۔

(ی) ان تمام کوششوں کے ساتھ والدین اور ان کے بچوں کو خاص طور پر دعا کرنی چاہئے کہ اللہ صحیح سمتوں میں رہنمائی فرمائے۔ اس طرح خدا تعالیٰ غیر معمولی فضل فرمائے گا۔ (نظارت تعلیم)

ایکسپورٹ لائسنس حاصل کرنے کا طریق

ایکسپورٹ بزنس کرنے کیلئے ایکسپورٹ پروموشن بیورو ہر فرم یا کمپنی ایکسپورٹ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ جاری کرتی ہے یہ اجازت نامہ حاصل کرنے کے لئے درج ذیل طریق اپنا کر آپ آسانی سے ایکسپورٹ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ حاصل کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے آپ اپنی فرم یا کمپنی کا نام اور دفتر وغیرہ کا پتہ معین کریں کہ کیا ہوگا؟

آپ ہر فرم یا کمپنی درج ذیل تین قسم میں کوئی ایک طرح کی بنا سکتے ہیں۔

(1) پروپرائٹری فرم (Proprietory Firm) یعنی کمپنی کا مالک ایک آدمی ہو۔

(2) شراکتی فرم (Partner Ship Firm) یعنی کمپنی کے مالک کم از کم دو افراد ہیں۔

(3) لیمٹیڈ کمپنی (Limited Firm) یعنی کمپنی کے مالک کئی افراد ہیں۔

چونکہ لیمٹیڈ کمپنی تو بڑے سرمائے سے بہت سارے لوگ مل کر بناتے ہیں۔ اس کے بارہ میں یہاں تفصیل نہیں دی جا رہی بلکہ ایک فرد یا 2/3 افراد مل کر تھوڑے سرمائے سے جو Import Export کا کام شروع کرنا چاہتے ہیں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنی فرم / کمپنی کا نام وغیرہ مختص کر کے دفتر کی جگہ بھی معین کر لیں اور پھر اپنے لیٹر پیڈ تیار کروالیں۔ ہر ایک کا شناختی کارڈ بھی ہونا ضروری ہے اور ساتھ ہی کمپنی کی مہر (Stamp) بھی بنوالیں اور جہاں آپ نے کمپنی کا دفتر کھولنا ہے اس علاقہ کے انکم ٹیکس زون سے ایک فارم پر کر کے اپنی فرم / کمپنی کا نیشنل ٹیکس نمبر حاصل کر لیں جب نیشنل ٹیکس نمبر مل جائے اور پھر اپنے علاقہ کے چیمبر آف کامرس کے نام اپنے لیٹر پیڈ پر درخواست برائے حصول ممبر شپ فارم لکھ کر ان کو دے دیں اور فارم لے کر اس کو پر کریں اور ممبر شپ فیس جمع کروا کر ان سے سرٹیفکیٹ آف ممبر شپ حاصل کر لیں۔ یاد رہے کہ اگر آپ کوئی ایسی چیز Export کرنا چاہتے ہیں جس کیلئے متعلقہ ایسوسی ایشن (Association) کی رجسٹریشن ضروری ہو تو وہ فارم سے پتہ چل جائے گی اور چیمبر والے آپ کو اس کا طریق بھی بتا دیں گے کہ کس طرح حاصل کی جا سکتی ہے۔ جب یہ مراحل مکمل ہو جائیں تو آپ کسی بنک میں جو زرمبادلہ اور امپورٹ ایکسپورٹ میں Deal کرتا ہو اس کی اپنے علاقہ کی برانچ میں اپنی فرم / کمپنی کا اکاؤنٹ کھلوائیں اور پھر Export Promotion Bureau سے رجسٹریشن فارم حاصل کر کے پر کریں اور اس کے ساتھ متعلقہ دستاویزات کی اصل کاپی اور فوٹو کاپیاں لگا کر مقررہ فیس جمع کروا کر اپنے بنک کو دے دیں۔ بنک خود ہی ایکسپورٹ پروموشن بیورو کو آپ کی درخواست بھجوا دے گا اور ایکسپورٹ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ بنک کے ذریعہ ہی آپ کو ملے گا جو پانچ سال تک کارآمد ہوتا ہے اور پھر فیس جمع کروا کر Reneu کروایا جا سکتا ہے۔ جب آپ کی رجسٹریشن ہو جائے تو پھر اس کاروبار کو شروع کر سکتے ہیں۔ مزید راہنمائی کیلئے نظارت صنعت و تجارت سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

انٹرویو مدرستہ الحفظ

بیرون ربوہ کے تمام امیدواران کا انٹرویو مورخہ 29/اپریل 2003ء بروز منگل صبح 6:30 بجے ہوگا۔ امیدواران کی فہرستیں مع وقت داخلہ ٹیسٹ نظارت تعلیم، دارالضیافت اور مدرستہ الحفظ میں لگا دی گئی ہیں۔ تمام بچوں اور والدین سے التماس ہے کہ اپنا نام اور ٹیسٹ کا وقت نوٹ کر لیں اور اس کے مطابق انٹرویو اور ٹیسٹ کیلئے مدرستہ الحفظ پہنچ جائیں۔ اصل اسناد ہمراہ لائیں۔

عارضی لسٹ

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ 30/اپریل بروز بدھ 12:00 بجے دوپہر مدرستہ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائیں گی۔

تدریس کا آغاز 3 مئی 2003ء بروز ہفتہ ہوگا۔

(پرنسپل مدرستہ الحفظ)

حسن نکھار ابٹنہ چہرہ کے نکھار کیلئے
تیار کردہ ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

نیز نوفراسٹ اینڈ ڈائرکٹ کول کی ریپئرنگ اینڈ ڈینٹنگ پینٹنگ کا کامیاب اور بہتر ادارہ
کچا بازار سدارالرحمت وسطی ربوہ فون 211152

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 214214-213699 گھر 211971

1924ء سے خدمت میں مصروف
راجپوت سائیکل ورکس
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرامز، سوئنگز، واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز۔ نسیم احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر 7237516

کمزور، گرتے بال، سکری، بالچر

ALOPECIA CURE	30/-	بالچر، سر، داڑھی یا مونچھوں کے بالوں میں خلا ہونا
DANDRUFF CURE	30/-	سکری، بالوں میں خشکی ہونا۔
ARNICA HAIR OIL	50/-	خشکی، سکری، بالچر، گرتے بالوں کیلئے مفید آئل
FALLING HAIR COURSE	100/-	گرتے بال، باریک بال، گنجا پن کیلئے مفید کورس
GRAY HAIR COURSE	80/-	کم عمری میں بالوں کا سفید ہو جانا

ادویات و لٹریچر ہمارے سٹاکسٹ سے یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ
فون کلینک: 214606 ہیڈ آفس: 213156
سیلز: 214576 فیکس: 212299

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29